Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | پیر ۲۸ ذی قعدہ ۱۴۰۹ھ، ۳ وفا ۱۳۶۸ ہش، ۳ جولائی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۵۰

حضور کا پیغام

لندن

سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہم خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔ صد سالہ جشنِ تشکر کے سال کے اعتبار سے حضور کی مصروفیات کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اس میں ممالکِ غیر کے دوروں کی مصروفیات شامل ہو چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب امام اور آقا کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے جملہ مقاصد عالیہ کو غیر معمولی کامیابی اور سرفرازی عطا کرے۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اس زمانہ میں اسباب پرستی اور دُنیا پرستی اس طرح پھیل گئی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان نہیں رہا۔ دہریت اور الحاد کا زور ہے۔ جو کچھ حالت اس وقت زمانے کی ہو رہی ہے۔ اس پر نظر کر کے کہنا پڑتا ہے کہ زمانہ زبانِ حال سے پُکار رہا ہے کہ کوئی خدا نہیں عملی حالت ایسی کمزور ہو گئی ہے کہ کھُلی بے حیائی اور فسق و فجور بڑھ گیا ہے۔ یہ ساری باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ دلوں سے خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کی ہیبت اُٹھ گئی ہے اور کوئی یقین اُس ذات پر نہیں ورنہ یہ کیا بات ہے کہ انسان کو اگر معلوم ہو جاوے کہ اس سُوراخ میں سانپ ہے تو وہ کبھی اس میں اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا۔ پھر یہ بے حیائی اور فسق و فجور۔ اتلافِ حقوق جو بڑھ گیا ہے کیا اس سے صاف معلوم نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا۔ یا یہ کہو کہ خُدا گُم ہو گیا ہے"۔

"اگر کوئی کہے کہ خدا تعالیٰ کو کسی ذریعہ کی کیا ضرورت ہے؟ تو ہم کہیں گے کہ یہ سچ ہے اس کو کوئی ضرورت نہیں ہے مگر اس نے اس عالمِ اسباب میں ایسا ہی پسند فرمایا ہے۔ دیکھو۔ پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے مگر یہ پیاس اور بھوک پانی اور کھانے کے بغیر فرو نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جس قدر قوتیں اور طاقتیں ہیں اور اُن کے تقاضے ہیں وہ اسی طرح پُورے ہوتے ہیں دُنیا کی تمدّنی زندگی کی اصلاح اور انتظام کے لئے اُس نے بادشاہوں اور حکومت کے سلسلہ کا نظام رکھا ہے جو شریروں کو سزا دیتے اور مخلوق کے حقوق اُن کے جان و مال اور آبرو کی حفاظت کرتے ہیں۔ خدُا خوُد اُتر کر تو نہیں آتا۔ حالانکہ یہ سچ ہے کہ وہی حفاظت کرتا ہے اور شریروں کی شرارت سے بچاتا اور محفوظ رکھتا ہے۔

اسی طرح روحانی نظام کے لئے بھی اس کا ایسا ہی قانون ہے۔ سچی پاکیزگی اور طہارت اور وہ ایمان جس سے معرفت۔ بصیرت اور یقین پیدا ہو، خدا ہی کی طرف سے آتا ہے اور اس کا ماُمور لے کر آتا ہے۔ اور وہ ذریعہ ٹھہرتا ہے خدُا کے جلال اور عظمت کا۔ اور وہ اس وقت آتا ہے جب دنیا میں سچّی پاکیزگی نہیں رہتی اور خدا تعالیٰ سے دُوری اور بُعد ایسا ہوتا ہے کہ گویا خدا ہے ہی نہیں"۔

(ملفوظات جلد چہارم صـ۲۰۱ـ۲)

و عزیزم محمد عثمان عمر ۵ سال ابن شیخ عبدالمنان صاحب دارالرحمت وسطی کو یکم جولائی ۱۹۸۹ء کو دیوار سے گرنے سے شدید چوٹ آئی ہے۔ سر میں کئی ٹانکے لگے ہیں۔ احباب سے عزیزم کی جلد صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

و اسیر راہ مولیٰ عزیزم محمد الیاس صاحب منیر کے دونوں بچوں عزیزان طارق الیاس اور خالد الیاس کو بخار آ رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے تا اللہ تعالیٰ جلد فضل فرمائے۔ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ ان کے ابّو کو بھی جلد گھر لائے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ ۴ نومبر ۱۹۸۸ء کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام عبدالسمیع رکھا گیا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو کے تحت وقف ہے۔ یہ بچہ مکرم محمد خان صاحب کا پوتا، حکیم مرزا خورشید احمد صاحب ننکانہ صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازیٔ عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

مبارک احمد نجیب۔ مربی سلسلہ

دنیا کی بیقراری کا علاج سوائے خدا کی محبت کے اور کچھ نہیں

ایسے ہو جائیں کہ اپنا سب کچھ مولیٰ کو دے دیں

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) کے ارشادات

"وہ لوگ جو مجھے خط لکھ کر پوچھتے ہیں اور دنیا کی بے قراری کا علاج چاہتے ہیں ان کو میں بتا دیتا ہوں کہ اس علاج کے سوا مجھے تو کوئی اور علاج نظر نہیں آتا کہ اپنے رب سے محبت پیدا کریں۔ اس کو اپنا مطلوب بنا لیں۔ اس کو اپنا مقصود بنا لیں اور پھر اس سے راضی ہونا سیکھ جائیں۔ آپ اس رضا میں جتنا آگے بڑھتے چلے جائیں گے اتنا ہی آپ عبودیت میں داخل ہوتے چلے جائیں گے۔ اتنا ہی خدا تعالیٰ کے عبد بنتے چلے جائیں گے۔ اور جب کوئی انسان خدا کا کامل عبد بن جائے تو اس سے ایک اور نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ وہی کامل عبد ہوتا ہے جس کا اپنا کچھ نہ رہے۔ اپنے وجود سے کلیتہً خالی ہو جائے اور پھر جو کچھ اس کو مالک دیتا ہے وہی اس کا ہوتا ہے۔ یعنی سو فیصدی مالک پر منحصر ہو جاتا ہے۔ جب اپنا کچھ نہیں رہا تو جو کچھ بھی مالک سے ملتا ہے بطور عطا ہی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب ہم تمہیں ہر دوسری چیز سے خالی کر دیں گے۔ یعنی تمہاری تمنائیں تو رہیں گی لیکن میری غلام بن کر رہیں گی۔ آزاد تمنائیں نہیں رہیں گی۔ غالب تمنائیں نہیں رہیں گی میری یاد کے نیچے مغلوب ہو جائیں گی تب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جو کچھ میرا ہے وہ تمہارا ہو جائے گا۔ تب تم میرے عباد میں داخل ہو جاؤ گے۔

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۸۳ء صـ۵ کالم ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۳ر وفا ۱۳۶۸ھش ۳ر جولائی ۱۹۸۹ء

اُنس کا اظہار

زندگی کا سفر ہی کچھ ایسا طویل نہیں ہے۔ کتنی دیر بھی انسان جیئے یوں لگتا ہے کل اس دنیا میں آیا تھا اور آج چلا بھی گیا۔ اور ریل کا سفر تو پھر ہم خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ کتنا مختصر ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں ریل کا کوئی سفر دو دن سے زیادہ کیا ہوگا۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ اس مختصر سے سفر میں بھی بعض لوگ بڑی بے صبری کا اظہار کرتے ہیں انہیں یہ تو معلوم نہیں ہوتا کہ گاڑی کیوں کھڑی ہو گئی ہے وہ شکوہ شروع کر دیتے ہیں۔ گاڑی کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ گارڈ کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اِس کو بُرا کہتے ہیں اُس کو بُرا کہتے ہیں۔ بعض اوقات تو ان شکووں سے ایک شور سا پڑ جاتا ہے۔ یہ بات ان کی زندگی کے باقی معمولات کا ہی ایک عکس ہوتی ہے۔

جس طرح زندگی کے سفر کو خوشگوار بنانے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اس چھوٹے سے سفر کو بھی خوشگوار بنانا ہی سفر کی جان ہے آپ نے دیکھا ہوگا بعض لوگ اس طرح چپ بیٹھے ہوتے ہیں جیسے کسی سے ناراض ہو کر سفر کر رہے ہوں۔ آپ ان کے پاس خاموش بیٹھیں تو وہ آپ کو گھور گھور کر دیکھیں گے۔ کہنی مار کر آپ کو پرے ہٹا دیں گے لیکن آپ ان کا موڈ بدل سکتے ہیں۔ کوئی معاشرتی بات کیجیے۔ کوئی خبر سُنائیے۔ حال پوچھیے۔ ایک دفعہ وہ کھل گئے تو آپ حیران ہوں گے کہ وہ کس قدر خوش مزاج ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ انسان دو اُنسوں کو کہتے ہیں آپ کی طرف سے اُنس کا اظہار ہو تو دوسری جانب اُنس کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پائے گی۔ انسان اُنس ہے اور اسے اُنس چاہیئے۔ اُنس تو حالات کی مجبوری کو بھی بدل دیتا ہے۔

پس اُنس دیجیے اور اُنس لیجیے۔ یہی انسان کا خاصہ ہے۔ ہمیں اس کا بھرپور اظہار کرنا چاہیئے۔ سفر کو ——— ریل کا ہو یا زندگی کا۔ خوشگوار بنانا چاہیئے

> کانوں میں تم روئی دے لو کڑوی ہے یہ بات
> سچ کے ہاتھوں جھوٹ ہمیشہ کھاتا ہے مات
> یا ہر ایک قدم پر دیتی ہے تاریخ گواہی
> یا ایسی ہر بات پہ شاہد ہے مولا کی ذات
>
> ——— ابوالاقبال

غزل

اُس کے نام سے راتیں گزریں، اُسکے کام سے دن گزرے
کتنا اچھا وقت گزارا، بے شک عام سے دن گزرے

سوتے جاگتے خوش رہتے تھے مست تھے اُسکی خوشبو میں
کتنے کشادہ دِل تھے ہمارے، خوب آرام سے دن گزرے

باتوں کی آویزش میں کیوں گہرے رشتے بھول گئے!!
جتنے ہارے جنگ و جدل میں، کس کہرام سے دن گزرے!

لالہ و گُل سے شبنم مل کر کِن رنگوں میں روئی تھی
سُرخ و سیاہ سی راتیں گزریں، خوں آشام سے دن گزرے

سوچ کے سُونے صحرا میں یادوں کی خام خیالی تھی،
کوئی نہ اچھا سپنا دیکھا، بے پیغام سے دن گزرے

خوب بُریدہ آنکھیں لے کر دن بھر کھویا رہتا ہے
اُسے کسی شب نیند تو آئے، پھر آرام سے دن گزرے

بھور بھئے، ہر روز نئے انداز سے شان دکھاتا ہے
اُس کے جلال کی جلوہ گری ہیں، کس اکرام سے دن گزرے

——— غالب احمد ———

لوگوں میں بُرا وہ ہے۔ جس کی تعظیم اس کے شرّ کے خوف سے کی جائے۔

جو نرمی سے محروم ہوا۔ وہ نیکی سے بالکل محروم رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ

دعا کی اہمیت

قسط ۲ (آخری)

میرے نسیم میرے معصوم! میرے پردیسی منے بھائی۔ تم جس قدر بظاہر خوبصورت تھے تمہاری عادات واطوار بھی اسی قدر حسین تھے۔ مجسمۂ داد وغمگسار ہر چھوٹے بڑے کے بلا امتیاز کام آنے والے۔ اپنے آرام کو چھوڑ کر دن رات اسقدر پبلک کے کام کرتے کہ بعض دفعہ ان کی صحت کے تحت مجھے سمجھانا پڑتا۔ لیکن ان کی رات اور دن میں کوئی تمیز نہ تھی۔ ان کا عملہ ان سے اسقدر خوش کہ جان دینے سے بھی دریغ نہ کرنے والا۔ سوشل اس قدر کہ چھوٹی سے لیکر نیچے تک کے لوگوں سے ایک سا سلوک اور ایک سا احترام ہر وقت مدنظر اور اس پر اپنی طاقت و پوزیشن سے بڑھ کر خیال رکھنا ان کی فطرت تھا۔ بڑے خوش پوش، موڈرن چہرہ کھلا ہوا اور ہنستے مسکراتے نظر آتے مہمان نوازی کی صفت غیر معمولی۔ خدمت گزار عملی طور پر۔ جہاں جہاں ان کی ٹرانسفر ہوتی۔ ان کی صفات کی وجہ سے بے حد مقبولیت تھی۔ جب سورت میں تھے تو ان پر (احمدیت کی وجہ سے) اچانک تین سو دشمنوں کا جتھہ حملہ آور ہوا اور یہ بے خبر اپنے آفس میں حسب معمول مصروف تھے۔ ہوٹل کے پورے عملہ نے آپ کے آفس کو گھیرے میں لے لیا۔ اور ان دشمنوں کا اس قدر ڈٹ کر مقابلہ کیا اور کہا کہ تم ہمارے اس محسن تک جب ہی پہنچو گے جب ہماری لاشوں کو روندو گے۔ آخر اس عملہ نے آپ کو بحفاظت محاصرہ میں لے کر احکام بالا کو اطلاع دی جو ان کو مسلح گاڑی میں لے کر یہاں پہنچے۔ اور سورت یا ڈرتک حفاظتی دستہ جو کہ محکمہ کے خاص افسران اعلیٰ تھے وہ ساتھ آئے۔

دشمنوں نے اپنے خیال میں جنکو ختم کرنا تھا اس کی ایک لسٹ بمعہ کوائف تیار کی ہوئی تھی اور سر فہرست نسیم کا نام تھا۔ لیکن نسیم ایک بے ضرر وجود جو بانی احمدیت کے غلام در غلام اور رفیقان خاص بانی احمدیت کا چشم و چراغ تھا۔ کس طرح خدا تعالیٰ کی غیرت یہ گوارا کرتی کہ ان دشمنوں کے ہاتھوں ان کے بنائے ہوئے پروگرام کے تحت انکو نقصان پہنچتا؟۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور نسیم کا مشفقانہ سلوک تھا۔

کہتے ہیں نا کہ وہ بچے جو چھوٹی عمر میں بے باپ کے ہو جائیں تو وہ بے راہ رو ہو جاتے ہیں لیکن! ان معنوں میں یہ تینوں بھائی بفضلہ تعالیٰ بہت حسین عادات واطوار کے مالک تھے۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے انکو صرف اپنا ہی محتاج رکھا۔ ان پر باوجود اس کے۔ خدا تعالیٰ کے بے شمار ہر قسم کے انعام و اکرام تھے اور آخر تک ہر قسم کی نعمتوں سے نوازا کہ ہم خدا کے ان افضال واکرام اور انعامات کا شکریہ کما حقہٗ ادا کرنے سے ہی قاصر ہیں۔ لکھنے کو بہت کچھ ہے۔ اور کہنے کو بھی بہت کچھ ہے لیکن طوالت کا خیال اور اپنی کمزور صحت کے ہاتھوں مجبور ہوں۔

آخر نسیم کی تجہیز و تکفین کے بعد غالباً چوتھے یا پانچویں دن (محترمہ آپا لطیفہ میری نہایت ہی پیاری و ہمدرد بہن جو کہ اک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ نسیم کی اچانک وفات کا صدمہ ان کے لئے بھی اس دنیا سے کوچ کا سامان کر گیا) آپا کی وفات و تجہیز و تکفین کے بعد۔ مجھے فوری طور پر لاہور لے جایا گیا۔ کیونکہ میں تشویشناک حد تک بیمار ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ میجر اپریشن تک نوبت پہنچی۔ کافی عرصہ لاہور زیر علاج رہنے کے بعد واپس آئی۔ تو اس بھائی کی یاد جس نے مجھے ہوسپٹل میں بھی بے چین ہی رکھا پھر سے اسی عالم سے دوچار ہو گئی۔

ان کی وفات کچھ اس طرح اچانک ہوئی کہ دعاؤں اور صدقات کا پورا حق ادا نہ ہو سکا۔ ورنہ اس محبوب کا فرمان (مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا) کس قدر پیارا ہے؟ لیکن حق دعا کا وقت بھی تو نہ ملا۔ نسیم میں جہاں اور خوبیاں تھیں یہ کمال بھی ان میں بدرجۂ اتم تھا۔ کبھی کسی کی بات ادھر ادھر نہ کرتے۔ کبھی ایسی مجالس میں نہ بیٹھتے جہاں کوئی قیل وقال والے سیدھے تبصرے ہو رہے ہوں۔ ایسی ویسی مجالس سے اٹھ جاتے۔ عزیز و اقرباء تو کیا غیر در غیر کے ساتھ بھی ان کا سلوک انتہائی قابلِ تقلید و تعریف تھا۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے خاص رحمت کی گود میں لے لے۔ اچانک جدا ہو جانے والے میرے معصوم فطرت بھائی اچھی یادیں دے کر غیر معمولی پیار و محبت سے مجھے سرشار کر کے پھر باجی کو کچھ کہے سنے بغیر چپکے سے روٹھ گئے ہو؟ نہیں تم تو اپنے خالق و مالک اور بہت رحیم و پیار کرنے والی ذاتِ باری تعالیٰ کی آواز پر فوری لبیک کہتے ہوئے اس کے حضور حاضر ہوئے ہو۔

ہم تو چاروں بہن بھائی باہم چند دن مل کر نسیم کو یاد بھی کرنے نہ پائے تھے کہ میری بیماری کی آزمائش نے ہمیں جدا کر دیا

آخر طبیعت بہتر ہونے پر منجھلے بھائی (نعیم) لاہور سے ہی واپس لنڈن چلے گئے مجھے چونکہ ڈاکٹری مشورہ کے تحت ہاسپٹل سے ڈسچارج ہونے کے بعد ابھی لاہور ہی قیام (علاج کے لئے) کرنا تھا۔ اس لئے رکنا پڑا۔ اس تمام عرصہ کے دوران میرے بڑے بھائی کلیم اپنی فیکٹری، جو کہ انکی اپنی ہی تھی، کے کام سے فارغ ہو کر مسلسل ہاسپٹل میں بھی آتے رہے اور ہاسپٹل سے ڈسچارج ہونے پر بھی روزانہ مجھے ملنے آتے۔ میرا قیام ان دنوں عزیزان امۃ الباری و خان عباس احمد کے ہاں تھا۔ اکثر آپ عصر و شام کے وقت آتے اور چہرے پر تکان کے آثار ہوتے۔ لیکن! اپنی عادت کے مطابق ہنستا ہوا کھلا ہوا چہرہ ہی میرے سامنے ہوتا۔ آتے ہی میری طبیعت پوچھتے اور کوشش یہ ہوتی کہ میں ان کی اندرونی کیفیت کو جھانک نہ سکوں اور نہ ہی انکی اس کیفیت کے متعلق کوئی سوال کر سکوں۔ لیکن! ان کی روح تک کی کیفیت کو میرے سے زیادہ بعد از خدائے محبوب کون سمجھنے والا تھا؟

اس دوران جب بھی آتے خالی ہاتھ آنے کا سوال ہی نہ ہوتا۔ اور ہر دفعہ پوچھتے کہ اب ڈاکٹر نے کیا غذا بتائی ہے؟ اور پھر ضرور میری پسندیدہ خورد ونوش کو اولیت دیتے اور اک خاص قسم کی خوشی و مسرت لا مجھے ہوتے انتہائی پیار بے لوث محبت کے تحت کبھی انگلش فوڈ۔ کبھی چائنی فوڈ اور فروٹ وغیرہ اٹھائے ہوئے چلے آتے۔ ایک دن پوچھنے لگے آپکو 'پائی ڈش' پسند ہے نا؟ جسدن آپ کی طبیعت ٹھیک ہو آپ مجھے ایک شام پہلے بتائیں۔ میں دوپہر لنچ پر آپ کے لئے عین اسوقت لانا چاہتا ہوں جب آپ کھانے کیلئے تیار ہوں۔ کیونکہ وہ ڈش گرم گرم اچھا لگتا ہے اور وہ میں آرڈر پر بنوا رہا ہوں۔ اب اتفاق کی بات تھی کہ میری طبیعت اچانک اس بری طرح خراب ہو گئی کہ روز مرہ کا پرہیزی کھانا بھی ناممکن ہو گیا۔ مجھے ان کی خواہش اور چاہت کا خیال گیا۔ اور شدید احساس ہوا کہ وہ اتنی دور سے تکلیف کر کے آئیں گے اور پھر ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی تو؟ اس دوران وہ پھر ایک دفعہ یہ کہنے آئے کہ میں وہ ڈش لا رہا ہوں کوئی اور چیز نہ کھائیں۔ ہم مل کر 'انجوائے' کریں گے۔ میں نے اپنی تکلیف ظاہر نہ ہونے دی۔ اور اچھا کہدیا۔ آخر اپنے مقررہ وقت پر یہ سب لائے اور کہا کہ جلدی کھانے کو لگوائیں 'ہماری آپا' کو بھی بھیجیں۔ لیکن! جب میرا حال غیر معمولی دیکھا تو سمجھ گئے کہ اب 'باجی' میری دلداری کر رہی ہیں اور ان کو اس کا احساس ہو رہا ہے۔ تو فوراً بولے باجی! اگر طبیعت ٹھیک نہیں تو پھر اپنا خیال رکھیں۔ آپ کی طبیعت اچھی ہونے پر ایسے کئی 'ڈش' اور آجائیں گے وغیرہ اور پھر خود بھی باوجود میرے کہنے کے کچھ نہ کھایا اور تھوڑی دیر میرے پاس بیٹھ کر واپس اپنے کام پر چلے گئے۔

جس دن میرا میجر اپریشن تھا۔ وہ اس قدر افسردہ مغموم اور اداس تھے۔ کہ خدا تعالیٰ اور میرے سوا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ یوں تو ہمارے افراد خاندان کی اکثریت ہاسپٹل پہنچ چکی تھی سوائے ان بعض کے جن کی مجبوریوں نے انہیں روک رکھا تھا۔ کلیم بھوک پیاس سے بے نیاز۔ بیقراری کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالم میں سب کچھ چھوڑ کر میرے پاس ہی تھے اور مجھے بہلانے کے لئے ہنسی مذاق کے چٹکلے چھوڑتے رہے اور حوصلہ بڑھاتے رہے ۔ حالانکہ میں وہ تھی جسے اپریشن کی نوعیت کا بھی علم نہ تھا یہ سمجھتی رہی کہ دو چار دن کی معمولی بات ہے اور واپس اتنے ہی دنوں میں آجاؤں گی ۔ پیارے معصوم سب سے چھوٹے بھائی نسیم کے اچانک دھماکے سے میرا دماغ بالکل ماؤف تھا اور ابھی چند دن ہی قبل ان کی تجہیز و تکفین عمل میں آئی تھی ۔ لیکن! ہمارے افرادِ خاندان غیر معمولی متفکر تھے ۔ کیونکہ وہ اپریشن کی نزاکت کو سمجھتے تھے اس لئے میرے گھر میں سب کی آمد و رفت اور ہاسپٹل جانے کی تیاری وہ سب ہی مل کر کر رہے تھے ۔ میرے منجھلے بھائی عزیز نعیم لنڈن سے چھوٹے بھائی نسیم کی آخری جھلک کے لئے یہاں میرے پاس تھے ۔

اپریشن پر ۳، ۴ گھنٹے لگے اور عزیز و اقارب بے چینی کی کیفیت سے دوچار تھے ۔ یہاں تک کہ اپریشن ختم ہونے پر اپریشن تھیٹر کے دروازہ پر لگے ہوئے میرے بڑے بھائی کلیم تھے جنہوں نے میری ٹرالی والوں کا ساتھ دیا اور پردے کے خاص خیال سے میرے چہرے پر ۔ پردہ ڈالے رکھا اور مجھے بیڈ روم میں ہاسپٹل کے عملہ کے ساتھ ساتھ لیکر آئے ۔ اور پھر روزانہ کا معمول بھی رہا۔ دو تین دفعہ آتے اور جب تک میرا بے ہوشی کا عالم رہا خاموشی سے گھر والوں کی نظریں بچا بچا کر میرے ماتھے پر پیار کرتے اور چلے جاتے ۔

دن میں دو تین دفعہ آتے ۔ میری بہن کے ہاں سے ان کے لئے خور و نوش کا سامان بروقت لاتے ۔ حالانکہ میرے پاس اس ڈیوٹی کے لئے میرے خاص کارکن تھے ۔ مگر وہ بے چین شخصیت جس میں نمود و نمائش کا کوسوں دُور دُور تک نام بھی نہ تھا وہ ضرور اس کو اپنا ہی فرض سمجھتے ۔ یہ سلسلہ تاقیام لاہور ان کا جاری رہا یہاں تک کہ جب میری طبیعت تدریجاً بہتر ہوتی نظر آئی تو منجھلے بھائی نعیم معمول کے مطابق کلیم بھائی کے ساتھ آئے ۔ کچھ کھانا اٹھایا ہوا تھا کہ ہم تینوں بہن بھائی ملکر پھر ایک دفعہ بیٹھ لیں ۔ گھنٹہ بھر بیٹھے ہوں گے ۔ مختلف موضوعات کو ہنسنے ہنسانے تک محدود رکھا اور پھر نعیم بھائی کہنے لگے ۔ اب میں واپس صبح لنڈن جا رہا ہوں ۔ ہمیشہ کے لئے جدا ہونے والے معصوم بھائی نسیم کی آخری جھلک بھی لے لی اور آپکا اپریشن بھی بخیریت تمام ہو گیا اور اب میں نے ضروری اور جلدی جانا ہے ۔ حضور کو بھی سب رپورٹ دینی ہے ۔ یہ کہہ کر رواں دواں آنسوؤں کے دھاروں میں مجھے غوطہ زن کر کے آپ لنڈن روانہ ہو گئے ۔

اللہ تعالیٰ اب ان کی عمر و صحت میں برکت دے اور اب مجھے میرے گناہ معاف کرتے ہوئے مجھے ہر آزمائش سے بچائے ۔ میں تھک گئی ہوں اور میری روح بھی تھک چکی ہے ۔

اپنے عزیزوں سے دعاؤں کی درخواست کے ساتھ ....

آپکی "مہرآپا"

شذرات

کیا پوپ کو زہر دیا گیا تھا؟

کیتھولک مذہب میں دنیا بھر کے کارڈینل مل کر پوپ کا انتخاب کرتے ہیں تاریخ بتاتی ہے کہ اس سلسلے میں بعض نہایت عجیب قسم کی غلطیاں اور دھاندلیاں سرزد ہوئی ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ ایک عورت ایک لمبے عرصے سے مردانہ لباس میں زندگی گذار رہی تھی۔ اور وہ اپنی ہوشیاری سے پوپ منتخب ہو گئی ۔ انتخاب کے بعد پتہ چلا کہ یہ پوپ تو عورت ہے ۔ اور عورت پوپ نہیں بن سکتی۔ اس لئے اس انتخاب کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہر نئے پوپ کو کارڈینل ایک نیا لباس پہنائیں گے گویا کہ پہلا لباس اپنے سامنے اتروائیں گے اور نیا لباس پہنائیں گے ۔ اور اس طرح انہیں معلوم ہو جائے گا کہ منتخب شدہ پوپ مرد ہے، عورت نہیں ۔

اور بھی کئی باتیں ہوتی رہی ہیں ۔ اور ان سے انتخاب کرنے والے سبق سیکھتے رہے ہیں ۔ اور بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ پوپ منتخب تو ہو گیا ۔ لیکن بعد میں پتہ چلا کہ پوپ کے ارد گرد جو لوگ اس کے کام میں کسی نہ کسی طرح شامل ہوتے ہیں۔ انہیں وہ پسند نہ آیا اور انہوں نے کوشش کی کہ اس سے جلدی چھٹکارا حاصل کر لیں ، اور یہ چھٹکارا سوائے اس کی موت کے واقع ہو جانے کے ممکن نہیں ہوتا۔

۱۹۷۸ء میں ۲۶ اگست کو پوپ جان پال اول کا انتخاب ہوا اور اسی سال ستمبر کی ۲۸ ویں تاریخ کو وہ فوت ہو گئے ان کے فوت ہونے کا یوں پتہ چلا کہ صبح کے وقت جو چائے ان کے کمرے کے باہر رکھی گئی تھی ۔ چائے رکھنے والی عورت نے کچھ دیر کے بعد دیکھا کہ وہیں پڑی ہے انہوں نے اٹھائی ہی نہیں۔ دروازہ کھولا گیا۔ دروازہ بھی اندر سے بند تھا۔ کسی طرح کھولا گیا ۔ تو معلوم ہوا کہ پوپ تو وفات پا چکے ہیں ۔ اگرچہ اس کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس عورت نے نہیں بلکہ ان کے ڈاکٹر نے سب سے پہلے یہ معلوم کیا تھا کہ وہ کمرے میں مردہ پڑے ہیں ۔ ان کی وفات کے بعد ایک برطانوی شخص ڈیوڈ ییلپ نے ایک کتاب تصنیف کی جو بیسٹ سلر (BEST SELLER) ثابت ہوئی جس کا نام تھا "ان گاڈز نیم" (IN GOD'S NAME) اور اس کتاب میں مصنف نے ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ پوپ جان پال اول کو زہر دے کر مارا گیا تھا ۔ وجہ یہ بیان کی گئی کہ یہ پوپ کچھ انتظامی تبدیلیاں کرنا چاہتے تھے جو ان کے ارد گرد کے لوگوں کو ناپسند تھیں ویسے تو انہیں "مسکراتا ہوا پوپ" کہا جاتا تھا ۔ لیکن یہ پوپ رہے صرف ۳۳ دن ۔ اب ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا نام ہے "رات کے وقت ایک چور" (A THIEF IN THE NIGHT) یہ کتاب جان کارن ویل کی تصنیف ہے ۔ یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ پوپ جان پال اول کو زہر نہیں دیا گیا تھا بلکہ انہیں خون کی گردش کی جو پہلے سے بیماریاں تھیں ان بیماریوں کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی تھی ۔ ییلپ نے یہ بھی کہا تھا کہ ویٹیکن (پوپ کی رہائش گاہ اور اس کا زیر تسلط علاقہ) میں کچھ لوگ ایسے تھے جو انہیں پسند نہیں کرتے تھے ۔ اگرچہ ییلپ کے طریق تحقیق پر تنقید کی گئی تھی۔ لیکن بات تو عجیب سی تھی کہ پوپ کا انتخاب ہوا اور ۳۳ دن پوپ رہ کر زہر کی وجہ سے وفات پا گئے۔ امریکن پادری جب بھی روم آتے تھے تو وہ ہمیشہ وہاں کے کارندوں سے پوچھتے تھے کہ ہم لوگوں کو کیا جواب دیں ۔ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ مسکراتے ہوئے پوپ کو آخر زہر کیوں دیا گیا ۔ کارن ویل جنہوں نے اب اس قتل کی تردید میں کتاب لکھی ہے رومن کیتھولک استاد رہ چکے ہیں ۔ ناولسٹ رہ چکے ہیں لندن آبزرور میں بطور جرنلسٹ کام کرتے رہے ہیں ۔ انہیں ویٹیکن کے تمام متعلقہ کاغذات دکھا دیئے گئے تاکہ وہ اپنی کتاب مرتب کر سکیں۔ پوپ کے دو سیکرٹری تھے ۔ ایک ڈاکٹر بناٹو بوزونیٹی اور ایک آئرلینڈ کے آرچ بشپ جان میگی ۔ ان کے سیکرٹریوں میں ایک نے کارن ویل سے بات کی اور وہ اس لئے کہ موجودہ پوپ یہ چاہتے تھے کہ جو کچھ اس شخص کو معلوم ہے کارن ویل کو بتا دے ۔ تاکہ صحیح واقعات سامنے آ سکیں۔ لیکن اس کتاب کی اشاعت کے باوجود لوگوں کے دلوں سے یہ بات محو نہیں ہو رہی کہ پوپ کو واقعی زہر دے کر مارا گیا تھا۔ شاید اس لئے بھی کارن ویل نے ویٹیکن میں کام کرنے والے دفتری لوگوں کے خلاف باتیں لکھی ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے پوپ کی صحت کا خیال نہیں رکھا۔ وقت پر ڈاکٹر نہیں بلایا گیا ۔ اور اس لئے جو پہلے سے بیماریاں لاحق تھیں ۔ وہ ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوئیں ۔ پہلے پوپ وینس میں تھے وہاں ان کا میڈیکل ریکارڈ موجود تھا۔ پوپ منتخب ہو جانے کے بعد ان کا وہ ریکارڈ ویٹیکن میں نہیں لایا گیا۔ اگر وہ ریکارڈ لایا جاتا تو یقیناً وہاں کے ڈاکٹر اس بات سے مطلع ہو جاتے کہ انہیں کیا بیماریاں ہیں۔ اور ان بیماریوں کے پیش نظر وہ ان کا علاج کرتے رہتے۔

کارن ویل کہتے ہیں کہ اس حادثے میں پوپ کے دونوں سیکرٹریوں کی آپس میں چپقلش کا بھی بہت دخل ہے۔ اگرچہ یہ دونوں سیکرٹری اس بات سے اتفاق نہیں کرتے کہ وہ اس وقت (پوپ کی وفات سے پہلے کی ایک رات) وہاں موجود تھے ۔ کارن ویل نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ پوپ کی وفات کے بعد اٹلی کے جرنلسٹوں نے اسے اس طرح ہوا دی کہ یہ بات عام لوگوں کے دلوں میں راسخ ہو گئی کہ یقیناً زہر ہی دیا گیا ہے ۔ اس سلسلے میں انہوں نے ان چیزوں کا بھی ذکر کیا ہے جو رات کے وقت پڑھنے کے لئے ان کے قریب پائی گئیں ۔ ان میں ایسے کاغذات بھی تھے جن سے پتہ چلتا تھا کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسوئٹس کے خلاف کارروائی کرنے والے ہیں اور ویٹیکن میں جو لوگ کام کرتے تھے۔ ان میں بھی کچھ تبدیلیاں لانی چاہتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ ٹامس۔ اے کیمپس کی کتاب امی ٹیشن آف کرائسٹ بھی ان کے پاس موجود تھی۔ اگرچہ کارن ویل یہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب یعنی ٹامس کی کتاب کے متعلق صرف افواہ کے طور پر بتایا جا سکا کہ ان کے پاس تھی لیکن اس افواہ کو ویٹیکن ریڈیو نے براڈ کاسٹ کیا۔ اگرچہ بعد میں اس کی تصحیح بھی کر دی۔ یہ کتاب

A THIEF IN THE NIGHT

آج کل ویٹیکن میں سب لوگ پڑھنا چاہتے ہیں۔ اور ہر وقت ایک دوسرے سے پوچھتے رہتے ہیں کہ انہیں یہ کتاب کب ملے گی۔ کب اور کس سے وہ یہ کتاب حاصل کر سکتے ہیں۔

امریکہ کے ایک آرچ بشپ پال مرسنکس ہیں۔ وہ بڑے صاف گو آدمی ہیں اور بغیر لگی لپٹی کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر میں یہ کہوں کہ ویٹیکن دھوبنوں کا گاؤں ہے تو یہ بات بہت زیادہ غلط نہ ہوگی۔ غالباً اس سے ان کا مطلب یہ ہے کہ ویٹیکن کے لوگ آپس میں اس طرح لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ جس طرح ان کے خیال میں یہ بات مشہور ہے کہ دھوبنیں آپس میں ایک دوسرے سے لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں۔

بلغاریہ کے ترک باشندے

بلغاریہ نے گذشتہ جمعرات (۲۲، جون) کے روز کہا کہ تقریباً دو لاکھ پچاس ہزار ترک نژاد نے پاسپورٹ کی درخواستیں دی ہیں تاکہ وہ ترکی جا سکیں ایک لاکھ پچاس ہزار کو سفر کرنے کے لئے ضروری کاغذات مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ ایک مغربی سفارت کار نے کہا کہ یہ ملک سے خروج اتنا وسیع ہوتا جا رہا ہے کہ اس کو بائبل کے خروج کے ساتھ تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ وزارت خارجہ کے نائب نے جن کا نام آئی وال گینی ہے یہ اعداد و شمار ایک پریس کانفرنس میں پیش کئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بلغاریہ کے پچاس ہزار مسلمان اب تک سرحد سے دوسری طرف جا چکے ہیں اور اس طرح وہ ترکی پہنچ گئے ہیں۔ بلغاریہ کی روایات کے مطابق انہوں نے ترک نژاد لوگوں کا ذکر نہیں کیا۔ یہاں پر دس لاکھ ترکی کے باشندے ہیں۔ اور یہ سارے ملک کی آبادی کا دسواں حصہ ہے انہیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ یہ اپنے نام بدلیں اور بلغاریہ کے نام رکھیں اور یہ عمل ۱۹۸۴ء سے جاری ہے۔ انہیں مذہبی رسومات کی اجازت نہیں دی جا رہی اور وہ اپنی زبان کو بھی استعمال نہیں کر سکتے۔ ایک ترکی سفیر نے صوفیا میں نیوز کانفرنس کو بتایا کہ ۶۰ ہزار افراد بلغاریہ سے ترکی میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس نقل مکانی کی اصل وجہ یہ ہے کہ گذشتہ ماہ بہت سے ہنگاموں میں بہت سے ترک مارے جا چکے ہیں۔ یہ بلغاریہ سے ترکی جانے کی تحریک اس وقت شروع ہوئی جب پریذیڈنٹ ٹوڈر ژوف کے ۲۹ مئی کے اس اعلان کہ جو شخص بلغاریہ سے جانا چاہے جا سکتا ہے۔ ان کا اشارہ بلغاریہ کے ترک باشندوں کی طرف تھا جنہیں ایک نئے قانون کے ماتحت پاسپورٹ دیا جا رہا تھا۔ لیکن اس پاسپورٹ پر عمل درآمد یکم ستمبر سے پہلے نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ فیصلہ ان کی پارلیمنٹ نے مئی کے مہینہ میں کیا تھا۔ ایک ذمہ دار افسر نے ہسکوو میں جو ترکی کے علاقہ میں جنوب مشرقی بلغاریہ میں واقع ہے بدھ کے دن ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ ان کے دفتر نے روزانہ دو ہزار تک پاسپورٹ جاری کئے ہیں۔ یہ بات ۴ جون تک کے متعلق کہی گئی ہے۔ صوفیہ میں سفارت کار کہتے ہیں کہ مئی کے آخری دنوں میں اور جون کے آغاز میں ...۵ ترک جو موجودہ حالات کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ کو زبردستی ملک سے نکالا گیا۔ انہیں ملک سے نکلنے کے لئے ۲۴ سے ۴۸ گھنٹے دیئے گئے تھے۔ اب یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ کسان ترک اور وہ جو عمارتی کام میں مشغول تھے اس ہفتے از خود ملک کو چھوڑ رہے تھے۔ یہ خروج اب ایسی وسعت اختیار کر گیا ہے کہ اسے بائبل میں مذکورہ خروج کے ہم پلہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس وقت بلغاریہ کی آبادی ۹۰ لاکھ سے کسی قدر کم ہے

ترکوں کے علاوہ پوماک اور سلاو جنہوں نے آج سے پانچ سو سال قبل یہاں آکر رہائش اختیار کی تھی۔ وہ بھی موجود ہیں۔ ان میں اور ترک باشندوں میں آپس میں مفاہمت نہیں ہے۔ پریس کانفرنس کے موقعہ پر حکومت کے افسروں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ ان لوگوں کے ملک سے چلے جانے کی وجہ سے بعض مسائل پیدا ہو گئے ہیں جن کا زراعت اور مزدوری سے تعلق ہے۔ ایک معاشیات کے ماہر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ ترک بہت محنت سے کام کرنے والے لوگ ہیں اور ان کے چلے جانے سے بلغاریہ کی معیشت پر بہت برا اثر پڑے گا۔ کم از کم دو تین سال تک تو یہ اثر ضرور رہے گا۔

(یہ خبر ۲۴ جون ۱۹۸۹ء کے انگریزی اخبار مسلم میں شائع ہوئی ہے اور یہ تراشہ ہمیں مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب نے عنایت فرمایا ہے)

(ا ن س)

ایک ناقابل فراموش واقعہ

ہماری دنیا خشکی اور تری کا مجموعہ ہے تری خشکی سے زیادہ ہے لیکن چونکہ اکثر جگہوں سے یہ تری بہت فاصلے پر ہوتی ہے اس لئے اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ ہم لوگ خشکی پہ تو رہ سکتے ہیں یا یوں کہیئے کہ چل پھر سکتے ہیں لیکن تری پہ نہیں۔ اور ہم میں سے اکثر کو اس بات کی پرواہ ہی نہیں ہوتی کہ تری میں بھی پاؤں رکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ یعنی تیراکی ہمیں آتی ہے یا نہیں ــــ ویسے ہے یہ بہت ضروری

قادیان میں تھے تو ہر مہینے ایک دن قادیان کی اکثر آبادی قریب کی ایک نہر کے کنارے گزرتی تھی ہم نے دیکھا کہ حضرت امام جماعت بھی کئی دفعہ جماعت کے افراد کے ہمراہ وہاں تشریف فرما ہوتے تھے۔ اور دوست ایک دوسرے کو چپکے سے اٹھا کر نہر میں ڈال دیتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت امام جماعت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو آپ کے قریبی دوستوں نے اٹھایا اور نہر میں ڈال دیا۔ ہم تو اس وقت بچے تھے لیکن اس واقعہ کا پتہ یوں چلا کہ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے نہر سے باہر نکل کر اعلان فرمایا کہ جس کو اس طرح نہر میں ڈالنا ہو اسے کچھ دیر پہلے بتا دینا چاہیئے تاکہ وہ اس بات کے لئے تیار رہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں تو تیار نہیں تھا اور میری جیب میں کچھ کرنسی نوٹ بھی تھے جو گیلے ہو گئے ہیں۔ کتنا پر لطف تھا اس طرح نہر پر جانا۔

بعض اوقات یہ بھی دیکھا گیا کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) اپنی فیملی کو لے کر نہر پہ تشریف لے جاتے تھے صرف میر صاحب کی فیملی اور ان کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں۔ حضرت میر صاحب کو یوں بھی کشتی رانی کا شوق تھا۔ اس حد تک تو ہم نے بھی دیکھا کہ قادیان شہر (شہر اور محلے الگ الگ نام سے پکارے جاتے تھے شہر سے مراد وہ پرانا علاقہ تھا جہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رہائشی مکان تھے۔ اور ان کے علاوہ بازار بھی تھے اور ہندوؤں سکھوں کے مکانات بھی) گیلیوں کو آپس میں باندھ کر فلیٹ سی کشتی بنا کر اس پر ایک چارپائی اور ایک کرسی رکھ کر اپنی فیملی کو شہر سے پانی کے راستے (جسے عرف عام میں بہے کہا جاتا تھا) محلہ دار الفضل تشریف لایا کرتے تھے۔ تیراکی ہی کا ذوق اور مہارت پیدا کرنے کے لئے موجودہ امام جماعت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ربوہ میں سوئمنگ پول بنوایا ہے۔

باتیں تو اور بھی ہیں لیکن اب آپ فوزیہ تسنیم کا مضمون ناقابل فراموش پڑھیئے

فوزیہ تسنیم کہتی ہیں۔

یوں تو انسانی زندگی میں بہت سے واقعات پیش آتے رہتے ہیں لیکن کچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جو انسانی زندگی پر اپنے اثرات چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ واقعہ بھی میرے لئے ناقابل فراموش ہے یہ غالباً ۱۹۷۵ء کی بات ہے جب میں پانچویں کلاس کی طالبہ تھی۔ ہم ہمیشہ ہر سال گرمیوں کی چھٹیاں اپنے گاؤں میں گزارتے تھے۔ لیکن اس سال میرے پھوپھی زاد بھائی کی شادی تھی۔ ہم سب کچھ دن پہلے ہی گاؤں چلے گئے۔ چونکہ وہاں ہم سب رشتہ دار اکٹھے تھے۔ ہم پانچ چھ رشتہ دار بہنوں نے نہر پر جانے کا پروگرام بنا لیا۔ گاؤں کی لڑکیوں کو تو تیرنا بھی آتا ہے لیکن ہم لوگ اس فن سے ناآشنا تھے۔ جب ہم نہر پہ پہنچے تو میری ایک کزن پانی میں تھوڑی سی آگے چلی گئیں کیونکہ پانی شروع میں تھوڑا تھا اس لئے اندازہ نہ ہو سکا لیکن یکدم سمجھ میں نہ آیا کہ یہ سب کیا ہو گیا چونکہ ہم تھوڑے سے فاصلے پر تھے وہ ہماری نظروں کے سامنے پانی میں ڈوبنے لگیں۔ میری ایک دور رشتہ دار بہنوں کو تیرنا آتا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفاقی حکومت کی طرف سے امن و امان کی صورتحال کے بارے میں

دو۲ صوبائی حکومتوں کو انتباہ

(اسلام آباد) خصوصی رپورٹر) موقر ذرائع کے مطابق وفاقی حکومت نے بلوچستان اور پنجاب کی حکومتوں کو واضح طور پر آگاہ کر دیا ہے کہ امن عامہ کی صورت حال کے حوالے سے انہیں آئندہ من مانی کی اجازت نہیں دی جائے گی اور جہاں کہیں وفاقی حکومت نے محسوس کیا کہ آئین کے تحت بعض معاملات میں وفاق کی مداخلت ناگزیر ہو گئی ہے تو اس سے قطعاً گریز نہیں کیا جائے گا، وفاقی حکومت کی جانب سے یہ ہدایت صوبائی حکومتوں کی ان شکایات کے بعد جاری کی گئی ہیں۔ جن میں بعض وفاقی اداروں کی طرف سے صوبوں کے اندر کی جانے والی کارروائیوں پر اعتراض کیا گیا تھا۔ وفاقی حکومت نے اپنے مراسلہ میں لکھا ہے یہ انتہائی افسوسناک امر ہے کہ بعض صوبائی حکومتیں وفاقی حکومت کے مطلوبہ مجرموں کو پناہ دینے میں ملوث ہیں تو بعض کو وفاقی اداروں کی طرف سے معمول کے مطابق مارے جانے والے چھاپوں پر اعتراض ہے۔ صوبائی حکومتوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وفاق کا تحفظ اور سلامتی وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے جس سے کسی صورت گریز نہیں کیا جا سکتا اور یہ امر واقعہ ہے کہ سندھ کی بگڑتی ہوئی صورتحال اسی وقت بہتر ہوئی جب بعض وفاقی اداروں اور وفاقی حکومت نے معاملات میں اپنا دست تعاون دراز کیا۔ وفاقی حکومت نے اپنے مراسلہ میں اس امر پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے بعض صوبائی حکومتیں اپنے سیاسی مخالفین کو بے جا طور پر انتقامی کارروائی کا نشانہ بنا رہی ہیں۔ قومی اسمبلی کے اراکین پر قتل کے مقدمے بنائے جا رہے ہیں بعض سابق صوبائی وزراء کے گھروں پر چھاپہ مار کر انہیں ہراساں کر کے حسب مطلب بیانات پر دستخط کروائے جا رہے ہیں اور ان تمام معاملات میں آئین اور قانونی حدود سے تجاوز کیا جا رہا ہے۔ کہ اس مراسلہ میں وفاقی حکومت نے حکومت پنجاب کی توجہ صوبہ میں سنگین جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار کی طرف مبذول کراتے ہوئے کہا ہے کہ اس سال جنوری سے مئی تک پنجاب کے اندر ستر سے زیادہ ڈکیتی لوٹ مار فائرنگ اور قتل و غارت کی وارداتیں ہوئی ہیں صرف لاہور میں جو صوبے کا دارالحکومت ہے ڈکیتی کی پچاس سے زائد سنگین وارداتیں ہوئیں جن میں بعض مبینہ طور پر نامعلوم ڈاکو لاکھوں روپے کی نقدی اور بھاری مالیت کے زیورات لوٹ کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ جیولری کی دکانوں میں دن دہاڑے ڈاکے ڈال کر لاکھوں روپے کے زیورات لوٹ لئے گئے اور عوام میں ہراس اور بے یقینی کی کیفیت پیدا ہوئی جسے دور کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے تسلی بخش اقدامات نہیں کئے۔ صوبہ کے اہم شہروں فیصل آباد، راولپنڈی، شیخوپورہ، گجرات، گوجرانوالہ قصور، جہلم، اٹک، بہاولنگر، سیالکوٹ، سرگودہا ملتان، میانوالی اور چکوال میں گزشتہ پانچ ماہ کے دوران تقریباً روزانہ ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی رہی ہیں ان وارداتوں کے بعد عوام کی طرف سے انتظامیہ کی نااہلی کے خلاف جلوس بھی نکالے گئے لیکن حکومت نے کوئی مناسب اقدام نہیں۔

مراسلہ میں صوبہ کے اندر بڑھتی ہوئی سیاسی کشیدگی کی طرف بھی توجہ دلائی گئی اور اس حوالے سے لاہور کے اس واقعہ کا بھی حوالہ دیا گیا ہے جس میں اسلامی جمہوری اتحاد کے ایک صوبائی رکن اسمبلی مسٹر خالد جاوید ورک کی قیادت میں بارہ افراد نے کنٹونمنٹ کو اپریٹو سوسائٹی میں مقیم ایک شخص محمد اکرم کو اغوا کر لیا تھا۔ مراسلہ میں شیخوپورہ میں قادیانیوں پر حملے کی طرف بھی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ جس میں قادیانیوں کے گھر جلائے گئے اور سابق رکن رائے منصب علی کی قیادت میں معززین شہر کے ایک وفد نے انتظامیہ سے ملاقات کر کے مناسب کارروائی کی استدعا کی مگر انتظامیہ نے بے بسی کے اظہار کے سوا کچھ نہیں کیا۔ مراسلہ میں اسی نوعیت کے ایک اور سنگین واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ تحصیل جڑانوالہ میں قادیانیوں نے کلام پاک کے نسخے نذر آتش کئے جس پر تحصیل جڑانوالہ میں طلبہ اور مقامی آبادی نے جلوس نکالے اور شہر میں مکمل ہڑتال رہی اس جلوس نے قادیانیوں کی ایک عبادت گاہ پر بھی حملہ کیا۔ اس واقعہ میں حملہ آوروں نے قادیانیوں کی مذہبی کتابیں بھی جلائیں۔ جس سے شہر میں زبردست کشیدگی پھیلی اور پولیس کو جلوس منتشر کرنے کے لئے فائرنگ اور آنسو گیس استعمال کرنا پڑی۔ سرگودہا میں بارہ اور تیرہ اپریل کی درمیانی شب نامعلوم افراد نے ایک قادیانی ڈاکٹر محمد جنود کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ ۱۵ اپریل کو علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں دو افراد طاہر اور نوید ڈار نے ایک فلم سٹار عابدہ عثمانی پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا اور ایک سات سالہ بچی کو اغوا کر لیا، اسی تاریخ کو فیصل آباد کے وریام نگر میں پولیس اور ڈاکوؤں کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا جس میں ایک پولیس کانسٹیبل جاں بحق ہوا۔ اس سے اگلے روز ۱۶ اپریل کو گوجرانوالہ میں سیاسی تشدد کے واقعات رونما ہوئے اور اسلامی جمہوری اتحاد کے رکن صوبائی اسمبلی ملک مہدی حسن کے حامیوں نے ایک جلوس نکالا جس میں شامل بعض افراد جو کلاشن کوفوں سے مسلح تھے حافظ آباد شہر میں دیر تک فائرنگ کر کے عوام میں ہراس پھیلاتے رہے۔ ۱۷ اپریل کو ملک فاضل حسین ایم این اے، ملک وزیر علی ایم پی اے اور جعفر حسین تارڑ نے جن کا تعلق پیپلز پارٹی سے تھا، اسسٹنٹ کمشنر حافظ آباد سے ملاقات کر کے مطالبہ کیا کہ ملک مہدی حسن ایم پی اے اور ان کے ساتھیوں کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے بعد میں پیپلز پارٹی کے ان لیڈروں نے ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ سے بھی رابطہ کیا مگر انہوں نے ان سے ملاقات ہی نہیں کی اور ملزموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ ۱۹ اپریل کو گوجرانوالہ میں نامعلوم افراد نے پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے رکن صوبائی اسمبلی ملک وزیر علی کے گھر پر فائرنگ کی مگر انتظامیہ نے اس سلسلہ میں بھی کوئی کارروائی نہیں کی۔ ۲ مئی کو گجرات کے ڈنگہ ٹاؤن کی عیدگاہ میں ایک ہزار کے قریب افراد نے مقامی پولیس کی طرف سے چوری اور ڈکیتی کی وارداتوں کو نہ روکنے پر احتجاجی مظاہرہ کیا اور مقامی ایس ایچ او پر الزام لگایا کہ وہ اسلامی جمہوری اتحاد کے رکن صوبائی اسمبلی مسٹر طارق محمود کے زیر اثر ہیں۔ پولیس نے جلوس کو منتشر کرنے کی کوشش کی جس پر مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ شروع کر دیا جس سے ایس ایچ او اور چھ پولیس کانسٹیبل زخمی ہو گئے۔ ۹ مئی کو سرگودہا میں قادیانیوں اور مسلمانوں میں تصادم ہوا، دونوں طرف سے دو دو افراد زخمی ہوئے اور اس واقعہ کے بعد سابق رکن قومی اسمبلی حاجی اسلم کھچی اور ڈسٹرکٹ کونسل کے رکن امانت علی کی قیادت میں قادیانیوں کے خلاف جلوس نکالا گیا مقامی پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی جس پر مظاہرین نے قادیانیوں کی عبادت گاہ پر حملہ کر دیا یہ جھگڑا قادیانیوں کی طرف سے ان کی عبادت گاہ کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لکھنے پر ہوا۔

۱۸ مئی کو بہاولنگر میں صوبائی اسمبلی کے رکن مسٹر منظور موہل کے ایک عزیز اصغر موہل نے ایک چھ سالہ بچے محمد اجمل پر حملہ آور ہو کر اس کا سر قلم کر دیا بعد ازاں ملزم فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ مراسلہ میں مزید کہا گیا ہے کہ پنجاب میں طلبہ کے مختلف گروہوں میں تصادم اور بے چینی کے واقعات روزمرہ کا حصہ بن چکے ہیں۔ ۲۵ فروری کو راولپنڈی میں پی ایس ایف کے ایک کارکن نے حملہ کر کے ایم ایس ایف کے ایک طالبعلم کو ہلاک کر دیا۔ اس سے قبل ۵ فروری کو اسلامی جمعیت طلبہ اور مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے طلبہ میں لاہور کی ریلوے روڈ پر تصادم ہوا۔ اسلامی جمعیت طلبہ کے ارکان نے کئی گاڑیاں نذر آتش کیں اور پولیس کانسٹیبلوں کو زخمی کر دیا۔ اس موقع پر ایم ایس ایف اور پولیس کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ بھی ہوا۔ آٹھ مارچ کو لاہور میں مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن اور اسلامی جمعیت طلبہ کے درمیان فائرنگ ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں ایم ایس ایف کا ایک کارکن جاں بحق ہو گیا۔ ۹ مارچ کو مبینہ طور پر ایم ایس ایف کے طلبہ کی فائرنگ کے نتیجہ میں پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن لاہور ڈویژن کے صدر محمد آصف بھٹی جاں بحق ہو گئے۔ بیس مارچ کو راولپنڈی میں گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج فیصل آباد کے طلبہ نے ایک ٹیکسی کو نذر آتش کر دیا۔ ۲۴ مارچ کو قائداعظم یونیورسٹی میں اسلامی جمعیت طلبہ اور پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کے درمیان فائرنگ ہوئی جس میں دو طلبہ زخمی ہوئے۔ مراسلہ میں صوبہ کی حکومت کو آگاہ کیا گیا ہے کہ صوبہ میں مزدوروں کے معاملات بھی تسلی بخش نہیں اور ان میں بے چینی روزافزوں ہو رہی ہے۔ ۲۵ جنوری کو لاہور میں نیشنل ورکرز یونین اور پیام یونین کے کارکنوں کے درمیان تصادم ہوا جس میں پیام کا ایک کارکن ہلاک اور تین زخمی ہوئے ۲۸ جنوری سے ۱۰ فروری تک پورے صوبہ میں پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن متحدہ محاذ نے پہیہ جام ہڑتال کی۔ ۹ فروری کو فیصل آباد میں خالد ڈیوننگ فیکٹری میں ایک کارکن محمد حسین کی ہلاکت کے نتیجہ میں شہر میں مزدوروں میں کشیدگی پیدا ہوئی مزدوروں نے جلوس نکالا۔ پولیس اور مظاہرین میں تصادم ہوئے، سینماگھر، فیکٹریاں، پٹرول پمپ اور گاڑیاں نذر آتش کی گئیں جس سے کروڑوں روپے کا مالی نقصان ہوا۔

۱۶ مئی کو پریم یونین کے کارکنوں نے راولپنڈی میں احتجاجی مظاہرہ کر کے ریل گاڑیوں کی آمدورفت روک دی۔ مراسلہ میں اس کے علاوہ بھی کئی جرائم کی نشاندہی کی گئی ہے"

(روزنامہ جنگ ۲۸ جون ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

● مکرم امین الرشید ہاشمی صاحب (لاہور) کی والدہ محترمہ (جو مکرم قاضی رشید احمد صاحب ارشد کی اہلیہ ہیں) شدید علیل ہیں۔

● مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب سابق معلم وقف جدید کا پراسٹیٹ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہو رہا ہے۔

● مکرم صوبیدار نذر حسین صاحب (لاہور) کا بیٹا اذکار حسین بعارضہ یرقان بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

مکرم نصیر احمد خان صاحب ابن چوہدری بشیر احمد خان صاحب کا ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں دل کا آپریشن ۱۱، جون کو ہوا تھا۔ چونکہ تکلیف کافی زیادہ تھی اس لئے بعد میں بہت پیچیدگی پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے دو آپریشن اور کرنے پڑے۔ اب حالت خطرے سے باہر ہے

● مکرم محمد امین صاحب قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ کو دونوں ٹانگوں میں تکلیف کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔

● مکرم محمد شریف صاحب درّانی معلّم وقف جدید کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں۔

● محمد نواز گورایہ (فیروز والہ) کا لڑکا عزیزم مشتاق احمد گورایہ اکاؤنٹنٹ محمود آباد اسٹیٹ پیٹ میں شدید درد اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔

● عزیزہ یاسمین دختر مہر ظفر اللہ کملانہ سکنہ جھنگ صدر طالبہ ہشتم (جو مکرم ڈاکٹر احمد الدین صاحب آف یوگنڈا کی نواسی ہے) بعارضہ بخار بیمار چلی آرہی ہے۔

احباب جماعت تمام بیمار احباب کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

خاکسار کے داماد عزیزم مکرم راجہ منصور احمد صاحب بھٹی ساکن کھڑیانوالہ ضلع ضلع گجرات مورخہ ۸۹-۶-۲۶ کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مورخہ ۸۹-۶-۲۷ کو قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ۴ چھوٹے چھوٹے بچے (تین لڑکیاں اور ایک لڑکا) ہیں۔ بڑی لڑکی کی عمر ۹، سال ہے۔

ان کی وفات سے دو ہفتہ قبل ان کے چھوٹے بھائی عزیزم مکرم محمود احمد صاحب بھٹی اچانک وفات پاگئے تھے۔ ان کے خورد سال دو بچے ہیں (ایک لڑکی اور لڑکا)۔ دعا کے لئے دردمندانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کا حامی و ناصر ہو۔ کفیل ہو۔

محمد رفیق کھوکھر
صدر حلقہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

● میرے پیارے چچا جان محترم محمد امین صاحب شاہدرہ موڑ لاہور مورخہ ۸۹/۵/۲۹ کو دل کا اٹیک ہونے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ آپ ایک سال سے دل کے مریض تھے۔ احمدیت سے سچا پیار رکھنے والے تھے اور مہمان نواز تھے۔ آپ نے اپنی یاد میں بیوہ کے علاوہ چار بچے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت و افراد خاندان حضرت اقدس سے چچا جان کی بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے

منشی محمد رفیق
فیصل آباد

اعلان گمشدگی

۱- مورخہ ۸۹/۶/۲۴ کو کلیجی رنگ کا پرس جس میں کچھ نقدی اور ضروری اشیاء تھیں فضل عمر ہسپتال میں گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

چوہدری محمد اشرف
کوارٹر نمبر ۵۵ - کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ

۲- دس پندرہ روز قبل گولبازار کے ایک دکاندار نے کسی صاحب کو لفافے میں کتابیں دیتے ہوئے ایک مختصر سا قلمی نسخہ موسومہ "نجم الہدیٰ" غلطی سے دے دیا۔ جن صاحب کے پاس یہ نسخہ چلا گیا ہو ازراہِ کرم الفضل کے دفتر میں پہنچا دیں تاکہ مالک موصوف کو پہنچا دیا جائے۔

مختلف ممالک کا تعارف

گزشتہ دنوں مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل کا ایک مضمون "لکسمبرگ" الفضل میں شائع ہوا تھا۔ احباب نے اس مضمون کو پسند کیا ہے اور اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ مختلف ممالک میں سلسلہ کی خدمت کرنے والے ہمارے مربی اگر اس قسم کے مضمون الفضل میں شائع کروائیں تو یہ سلسلہ کی ایک بہت اچھی خدمت ہوگی۔ ہم قارئین کی یہ خواہش جملہ مربیوں کی خدمت میں پیش کر کے اس بات کا اضافہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس طرح سلسلہ کی خدمت بھی ہوگی اور ان مضامین کے مطالعہ سے لطف بھی بہت آئے گا اور جغرافیائی علم میں بھی اضافہ ہوگا درسی کتابوں میں سے جغرافیہ پڑھنا۔ کم از کم ہمارے لئے تو بہت مشکل تھا۔ باتیں یاد ہی نہیں رہتی تھیں ——— (نسیم سیفی)

بقیہ: ایک ناقابل فراموش واقعہ

تھا۔ انہوں نے بھاگ کر بچانا چاہا اور وہ بھی پانی کے اندر۔ یہاں تک کہ ان کے صرف ہاتھ نظر آرہے تھے چونکہ میں اسوقت چھوٹی تھی اور نہ ہی تیرنا آتا تھا۔ نہر کے کنارے زار و قطار رونے میں مصروف تھی اچانک ہی ہمیں اپنے کچھ رشتہ دار بھائی نظر آئے ہم سب نے انہیں آوازیں دیں وہ لوگ آئے اور بڑی مشکل سے ان تینوں کو باہر نکالا۔ ریت پہ لٹایا۔ پھر انہیں گھر لے آئے۔ چارپائی پہ الٹا لٹایا گیا اور ان کے منہ سے بے تحاشا پانی نکلا جس سے ان کی جان میں جان آئی۔ اس واقعہ کے صرف دو دن بعد گھر میں شادی تھی۔ اس طرح خدا نے سب کو بال بال بچا لیا۔

آج بھی جب میں اس واقعہ کو ذہن میں لاتی ہوں تو عجیب سا خوف محسوس ہوتا ہے اگر اس وقت خدا تعالیٰ ہماری مدد نہ کرتا تو پتہ نہیں کیا ہوتا۔

اس واقعہ نے میرے ذہن میں ایسے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں کہ کبھی پکنک کا پروگرام بنے بھی تو پہلی کوشش یہی ہوتی ہے کہ دریا پہ نہ جایا جائے۔ تقریباً ہر سال ہی سننے میں آتا ہے۔ فلاں عید کے روز پکنک منانے دریا پہ گیا اور لہروں کی نظر ہو گیا۔ کتنا تکلیف دہ احساس ہوتا ہے۔

ٹھیک ہے دریا پہ جائیے پکنک بھی منائیے۔ لیکن دریا میں اترنے کی آخر کیا ضرورت ہے۔ آخر یہ موجیں یہ لہریں کسی کی رشتہ دار تو نہیں ہوتیں۔

تاخیر ہی سے سہی

میجر منظور احمد
ساہیوال
۷، دسمبر ۱۹۸۸ء

مکرم مدیر صاحب (مکرم برادرم سیفی صاحب) "الفضل" کی ادارت مبارک ہو۔ سنا گیا ہے کہ آپ کا تقرر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کسی بزرگ کے ایک خواب کی بناء پر کیا ہے۔ مبارک ہو۔ الفضل کے اجراء کے ساتھ ہی آپ کا بلیغ کلام بھی صفحات کی زینت بننا شروع ہو گیا ہے۔

کچھ تجاویز پیش کرتا ہوں:

۱۔ "الفرقان" کی طرز پر مختلف اخبارات اور رسائل سے اقتباسات مع تبصرہ شامل کئے جائیں۔

۲۔ قارئین کے خطوط کا کالم شروع کیا جائے جیسے "تحریک جدید" میں ہے۔

۳۔ ہفتہ وار یا پندرہ روزہ یا ماہوار "قسمت ادبی و علمی" کی خصوصی اشاعتیں (اگر ہو سکے تو رنگین) شائع کی جائیں۔

۴۔ دینی، مذہبی اور تاریخی امور کے بارے میں سوال و جواب کا کالم شروع کیا جائے۔

سخی اللہ سے قریب ہے۔
جنت سے قریب ہے۔
لوگوں سے قریب ہے۔
اور آگ سے دور ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر عمر الدین سدھو طویل عرصہ خدمات انجام دینے کے بعد

فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر کے عہدے سے ریٹائر ہو گئے

محترم ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر کے عہدے سے سبکدوش ہو گئے ہیں اور ان کی جگہ قائمقام ایڈمنسٹریٹر کے طور پر مکرم میجر (ریٹائرڈ) داؤد احمد صاحب نے یکم جولائی سے چارج سنبھال لیا ہے۔

محترم ڈاکٹر عمر الدین صاحب نے طویل عرصہ کی سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد ۱۹۶۹ء میں اپنی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کی تھی۔ چنانچہ نصرت جہاں سکیم کے تحت انکو ۱۹۸۱ء تک یعنی قریباً ۱۲ سال تک مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں خدمتِ دین کا موقعہ ملا۔ بعد ازاں انکی تعیناتی بطور ڈاکٹر فضل عمر ہسپتال میں کر دی گئی اور دو سال قبل انکو فضل عمر ہسپتال میں ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا گیا۔ ان کے دور میں ہسپتال نے ہر لحاظ سے خوب ترقی کی۔ اب انکی عمر ۸۱ سال ہے۔

مکرم میجر (ریٹائرڈ) داؤد احمد صاحب کی عمر ۶۴ سال ہے انہوں نے ۱۲ سال پاک آرمی میں سروس کی ۱۹۷۷ء میں ریٹائر ہونے کے بعد آٹھ سال سرکاری سروس کی اور ۱۹۸۴ء میں رضاکارانہ وقف کر دیا۔ پہلے امورِ عامہ میں بطور نائب ناظر (صنعت و تجارت) تقرری ہوئی اور بعد ازاں ۱۹۸۷ء میں فضل عمر ہسپتال کے ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر مقرر ہوئے۔

یکم جولائی کو فضل عمر ہسپتال کی جانب سے الوداع ہونے والے ڈاکٹر کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔

جلسہ ظہور قدرت ثانیہ

۲ / جون کو جمعہ کی ادائیگی کے بعد "یوم قدرت ثانیہ" کے سلسلہ میں یہاں ڈہرکی ضلع سکھر میں اجلاس ہوا۔ جس میں مردوں، خواتین اور بچوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ حاضری تقریباً ۱۰۰/ تھی۔ اجلاس کی کارروائی خاکسار کی زیرِ صدارت ہوئی۔

- تلاوت قرآن مجید۔ مکرم خالد جاوید صاحب
- نظم۔ مکرم عامر جلیب صاحب جنہوں نے درثمین سے نظم سنائی۔
- نظم۔ عزیزہ تہمینہ احمد۔ جس نے محترم ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کی نظم سنائی۔
- آج کے اجلاس کا تعارف۔ فیروز احمد طارق۔
- تقریر۔ مکرم مسعود احمد نعیم صاحب
- تقریر۔ مکرم عدنان ناصر صاحب
- تقریر۔ قدرت ثانیہ کے ظہور کی اہمیت۔

آخر میں دعا کروائی گئی

خاکسار فیروز احمد طارق
صدر جماعت احمدیہ۔ ڈہرکی
ضلع سکھر

خضاب سے نجات اور بالوں کی حفاظت کیلئے
پرنک شیمپو استعمال کیجئے
قیمت ۲۹/- روپے
اپنے کپڑوں کی صفائی اور حفاظت کیلئے
پرنک واشنگ پاؤڈر استعمال کیجئے
قیمت ۲۴/- روپے فی کلو
اپنے قریبی دکاندار سے طلب فرمائیں
پرنک کیمیکلز
پوسٹ بکس ۴۱ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ
پسر
حکیم عبد الحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵۔ ۶۔ ۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک سے (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینجر ۔۔۔ مشہور دواخانہ
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون ۶۰۹

خبریں

★ امریکی کانگرس نے چین کے خلاف پابندیوں کی منظوری دے دی ہے ان پابندیوں کے تحت چین کو سازوسامان جوہری مادے اور مصنوعی سیارے کی ترسیل روک دی جائے گی۔ ادھر چینی رہنما لی پنگ نے کہا ہے کہ بعض ممالک انسانی حقوق کے مسئلے کو بنیاد بنا کر چین پر غیر ضروری الزامات لگا رہے ہیں۔

★ افریقہ کے اسلامی ملک سوڈان میں فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ ملک میں ہنگامی حالت نافذ کر دی گئی ہے اسمبلی توڑ کر آئین کو معطل کر دیا گیا ہے اور وزیر اعظم اور ان کی کابینہ کے تمام اراکین کو گھروں میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ یہ فوجی انقلاب بریگیڈئر جنرل عمر حسن کی قیادت میں برپا کیا گیا ہے۔

☛ وفاقی وزیر تجارت فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ گندم درآمد نہیں ہو گی۔ بھارت سے تجارت جاری رہے گی۔ باڑہ مارکیٹیں ختم کر دی جائیں گی

● ناصر باغ سے ریگل چوک لاہور میں اہلِ تشیع نے ایک جلوس نکالا جس میں علامہ عارف الحسینی کے قتل کے ملزموں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

● نوابزادہ نصر اللہ نے کہا ہے کہ بے نظیر کا راجیو اور بش سے سمجھوتہ ہو سکتا ہے تو نواز شریف سے کیوں نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے سمجھوتہ ہو چکا تھا کہ جنرل ضیاء ڈیڈ ہیٹ رائٹ کرتے پہنچ گئے اور مارشل لاء لگا دیا گیا۔

★ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ جنرل ضیاء اور بے نظیر میں کوئی فرق نہیں موجودہ حکومت اکثریت کے زعم میں اگر من مانے فیصلے کر رہی ہے۔ اس طرح سے حکومت عذاب خداوندی کو دعوت دے رہی ہے اس کا انجام ۱۹۷۷ء جیسا ہو گا۔

☛ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی اچانک امریکی سفیر کے گھر میں امریکی فوج کے کمانڈر انچیف سے طویل ملاقات ہوئی۔

● وفاقی شرعی عدالت نے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں کی گئی زرعی اصلاحات کو خلاف اسلام قرار دے دیا ہے۔

★ پاکستان مسلم لیگ کی مرکزی عاملہ نے آئی جے آئی اور اے این پی کے اتحاد کی منظوری دے دی۔

★ بھارت نے سری لنکا سے فوجوں کی فوری واپسی سے انکار کر دیا ہے۔ اور یہ شرط عائد کی ہے کہ تامل صوبائی حکومت کو معقول خود مختاری دی جائے تو فوج واپس بلا لیں گے۔ ادھر سری لنکا کے ایک وزیر نے کہا ہے کہ جب تک ایک شخص بھی زندہ ہے بھارت سے لڑتے رہیں گے۔

☛ پاکستان میں ہیروئن پینے والوں کی تعداد اب اس قدر بڑھ گئی ہے کہ ہر تیرھویں گھر میں ایک شخص ہیروئن کے نشے کا شکار نظر آتا ہے۔

★ ومبلڈن ٹینس کے عالمی ٹورنامنٹ میں دو سخت مقابلے جیتنے کے بعد جان میکنرو کو یقین ہے کہ وہ چوتھی بار بھی ومبلڈن جیت سکتا ہے۔ لندن میں بارش کی وجہ سے ومبلڈن میچوں میں بار بار رکاوٹ پڑ رہی ہے۔

☛ نالہ ڈیک میں طغیانی آنے سے ضلع سیالکوٹ کے سینکڑوں دیہات کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

★ یکم جولائی کی صبح ربوہ میں کھل کر بارش ہوئی جس سے جل تھل ہو گیا۔

ہوائی سفر
بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کیلئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔
نوبل مین ٹریولرز
۴/۲۱، مین سوک سنٹر نزد جی پی او
فون نمبر ۸۱۸۷۵۷ اسلام آباد

بے بی ٹانک
BABY TONIC
پیکنگ ۹۰ ٹیبلٹس: قیمت ۱۰/- علاوہ ڈاک خرچ
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز آفس ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، ہاؤس ڈاکٹر ۶۰۷